من يطع الرسول فقد اطاع الله النساء ۸۰

سلسلة خدمة الحديث النبوي 8

مسند اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ

تالیف

امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ

ابو انس محمد سرور گوہر

تخریج وفوائد

حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

نظر ثانی

پروفیسر عدیل الرحمٰن

تقدیم

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ النساء ۸۰

سلسلة خدمة الحديث النبوي 9

مُسند اسحٰق بن راھویہ

تالیف

امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راھویہ رحمہ اللہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ

ابو انس محمد سرور گوہر

تخریج وفوائد

حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

نظرثانی

پروفیسر عدیل الرحمن

تقدیم

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

مسند اسحٰق بن راہویہ

تالیف امام الائمۃ ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ متوفی ۲۳۸ھ

ترجمہ ابو انس محمد سرور گوہر نظرثانی پروفیسر عدیل الرحمن

تخریج و فوائد حافظ عبدالشکور ترمذی حافظ محمد فہد

تقدیم شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی
ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

(۵) احسان:...... علامہ ابن رجب رحمہ اللہ احسان کی تفسیر میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک (اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ) ''تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔'' نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اس میں اشارہ ہے کہ (احسان والا) بندہ اس صفت پر اللہ کی عبادت کرتا ہے اور یہ اس کی قربت کا استحضار (حاضر کرنا) ہے اور یہ کہ وہ اس کے سامنے ہے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اس سے خشیت، خوف، ہیبت اور تعظیم پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں آیا ہے: ((اَنْ تَخْشَى اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ.))...... ''تو اللہ سے ڈرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔'' اور اس سے یہ بھی لازم ہوتا ہے کہ عبادت میں خیر خواہی اس کی تحسین، اتمام اور اکمال میں پوری کوشش ہو۔ (جامع العلوم والحکم: ۱/ ۱۲٦)

(٦) قیامت کا علم:...... اللہ کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ (لقمان: ٣٤) ''بے شک قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ﴾ (الاعراف: ١٨٧)...... ''وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟ آپ کہہ دیجئے: اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے۔'' قیامت کے متعلق تو علم اللہ ذوالجلال کو ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے کچھ علامات بتلائی ہیں اور اسی طرح یہ بھی بتلایا ہے کہ جمعہ والے دن آئے گی، لیکن کس مہینے اور کس سال آئے گی یہ نہیں بتلایا۔ مذکورہ بالا حدیث میں دو نشانیوں کا تذکرہ ہے۔

(۷)...... ننگے پیر ننگے بدن، غریب چرواہے (اونچی) کوٹھیوں میں غرور کریں گے۔ (اور اترائیں گے) کا معنی یہ ہے کہ غریب لوگ جو بکریاں چراتے تھے اور پہننے کے لیے ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا تھا۔ ان کے احوال بدل جائیں گے، وہ شہروں میں سکونت پذیر ہوکر (بڑی بڑی) کوٹھیوں میں فخر و غرور کریں گے۔ (اور اترائیں گے)

(۸) لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی:...... مطلب یہ کہ کثرت سے فتوحات ہوں گی اور بہت سے غلام بنائے جائیں گے، بعض لونڈیوں میں سے ایسی بھی ہوں گی جن کا آقا ان سے ہم بستری کرے گا تو ان کی اولاد ہوگی، وہ لونڈی ام ولد (اولاد کی ماں) بن جائے گی اور اس کی اولاد اس کے آقا کے مقام پر ہوگی، جیسا کہ تاریخ گواہ ہے بڑے بڑے امراء لونڈیوں کی اولاد میں سے تھے یا اولاد اپنی ماں کی نافرمانی کرے گی اور ان پر غالب ہو جائے گی، حتیٰ کہ اولاد اس مقام پر پہنچ جائے گی گویا وہ اپنے ماں باپ کے آقا ہیں۔ (دیکھئے فتح الباری: ۱/۱۲۳)

[۱۷۸/۳٤]...... أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى — سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا،

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ حِينَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ (الأنعام: ١٥٨). ①

آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج اپنے غروب ہونے کی جگہ سے طلوع ہو جائے، پس جب یہ صورت ہوگی تو اس وقت اس (روئے زمین) پر موجود ہر شخص ایمان لے آئے گا، پس یہ وہ وقت ہوگا۔ جب کسی نفس کا ایمان لانا اس کے لیے نفع مند نہیں ہوگا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اس نے حالت ایمان میں کوئی نیکی نہیں کی ہوگی۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا ایک وقت ایسا آئے گا جب سورج مشرق کی بجائے مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا اور اس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ ایمان تو وہی مفید اور مقبول ہے جو موت کے منہ میں جانے سے پہلے لایا جائے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ (یہ) سورج غروب ہونے کے بعد کہاں منتقل ہوتا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آفتاب گردش کرتے کرتے عرش بریں کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ کر (اللہ کے حضور) سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ پس وہ اسی حالت پر رہتا ہے یہاں تک اسے حکم ہوتا ہے کہ اٹھ اور لوٹ جا، جہاں سے تو آیا تھا۔ چنانچہ وہ سر اٹھائے لوٹتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر وہ چل نکلتا ہے اور گردش کرتے کرتے اپنے ٹھکانے پر پہنچ کر (اللہ کے حضور) سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر اسے حکم ہوتا ہے کہ اٹھ اور اپنے مطلع سے طلوع ہو، چنانچہ وہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے طلوع ہوگا۔'' یہ ساری کیفیت بیان کرنے کے بعد آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ سورج اپنے مطلع سے کب طلوع ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جب کسی متنفس کے لیے اس کا ایمان قبول کر لینا سود مند نہ ہوگا کیونکہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے نہ تو وہ ایمان لایا تھا اور نہ ہی اپنے ایمان سے کسی اچھائی کو حاصل کیا تھا۔'' (مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۳۹۹)

[۱۹٤/۳۵]...... أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ، يَقُولُ: ...... سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿مَنْ جَاءَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے ''جس نے نیکی کی تو اس کے لیے اس سے بہتر ہے اور وہ اس دن کی

① بخاری، کتاب التفسیر، باب لا ینفع نفسا ایمانها، رقم: ٤٦٣٥۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان، رقم: ١٥٧۔ سنن ابوداود، رقم: ٤٣١٢۔ سنن ترمذی، رقم: ٣٠٧٢۔ مسند احمد: ٢/ ٤٢٧.

حیثیت سے فوت ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر یہی فرمایا: ''جاؤ اور ان کو دفن کر دو''۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے انہیں دفن کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''غسل کر لو''۔

(سنن ابو داود، رقم: ٣٢١٤۔ سنن نسائی، رقم: ١٩٠ اسنادہ صحیح)

معلوم ہوا ہدایت دینا اللہ کا اختیار ہے نبی جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے۔

[٣٨/٢٢٠]...... أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ وَهُوَ ابْنُ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تین چیزوں کا ظہور ہو جائے گا، تو کسی نفس کو اس کا ایمان لانا نفع مند نہیں ہوگا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی: دجال، دابہ (جانور) اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔''

فوائد:...... مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا دجال کے ظہور کے بعد، دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد اور سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونے کے بعد کسی کا ایمان لانا قابل قبول نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایمان تو وہ قابل قبول ہے جو غیب پر ہو۔ اور جب نشانیاں ظاہر ہوں گی تو اس وقت غیر مسلموں کو بھی یقین ہو جائے گا۔

(۱) دجال:...... قیامت کے قریب ایک آدمی ظاہر ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کی آزمائش کے لیے بعض کاموں کی قدرت دیں گے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آزمائش کے لیے شیطان کو وسوسہ ڈالنے کا اختیار دیا ہے۔ اور اس کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''کہ آدم سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں سے (فتنہ) دجال سے بڑا اور کوئی (فتنہ) نہیں ہوگا۔

(مسلم، کتاب الفتن، واشراط الساعة، باب بقية من احاديث الدجال)

اور اس کے فتنہ سے رسول اللہ ﷺ تعوذ کرتے تھے۔

(۲) دابۃ الارض:...... قیامت کے قریب ایک جانور نکلے گا، جس کے نکلنے کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہ دابۃ الارض لوگوں سے باتیں کرے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ﴾ (النمل: ٨٢) ''جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیه الایمان، رقم: ١٥٨۔ مسند ابی یعلی، رقم: ٦١٧٠.

ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔''

(۳)......سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا۔ (مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۳۹۹)

[۲۲۹/۳۹]...... أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء) دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَجَمَعَهُمْ فَعَمَّ، وَخَصَّ: يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، وَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا. ①

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب یہ آیت: ''اپنے قریبی رشتے داروں کو آگاہ فرمائیں۔'' نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے عام وخاص کو جمع کیا اور فرمایا: ''بنوکعب بن لؤی! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، بنومرہ بن کعب! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، بنوعبدشمس! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ، بنوعبدمناف! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ۔ فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا، البتہ جو رشتے داری ہے میں اس تعلق کو نبھاؤں گا۔''

فوائد:...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پوری قوم کے لیے اور پوری نسل انسانی کے لیے تھی لیکن ترجیحاً اپنے رشتے داروں کے لیے تھی جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے توحید کی دعوت اپنے باپ آزر کو دی۔

دوسری روایت میں ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: ٢١٤) نازل ہوئی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے یہاں تک کہ کوہ صفا پر چڑھ گئے۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز لگائی: "یا صباحا" (یہ جملہ ایسے موقع پر لوگوں کو جمع کرنے کے لیے بولا جاتا تھا جب کوئی عظیم واقعہ رونما ہوجاتا) سب لوگوں نے کہا: یہ کیا ہے؟ پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ خبر دوں کہ گھوڑوں کا ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے نکلنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟'' سب نے کہا: ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ہم نے آپ کو کبھی جھوٹا نہیں پایا۔ یہ جواب سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر میں

① مسلم، كتاب الايمان، باب في قوله تعالىٰ ﴿وانذر عشيرتك الاقربين﴾، رقم: ٢٠٤۔ سنن ترمذى، رقم: ٣١٨٤، ٣١٨٥۔ سنن نسائى، رقم: ٣٦٤٤۔ مسند احمد: ٢/ ٣٣٣.